خطبہ نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۲۷/۴۲ | جمعرات ۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۲۸ ہجرت ۱۳۷۱ہش - ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲۳

اصل مقصد دل جیتنا ہے

"لاجواب کرنا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ دل جیتیں خواہ خود لاجواب ہو کر دل جیتیں اور یہ بھی ایک حکمت کا مضمون ہے۔ بعض دفعہ لاجوابی سے بھی دل جیتے جاتے ہیں۔ آپ ایک بات کو برداشت کر جائیں اور اس کا جواب نہ دیں اور ایک درد آمیز خاموشی اختیار کریں تو اس کے نتیجہ میں بھی دل جیتے جاتے ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت سیدنا مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - ۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء)

ہر داعی الی اللہ کو اپنی کمزوریاں دُور کرنے کا باقاعدہ منصوبہ بنانا چاہیئے

گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً اچھا بنانا ہوگا ورنہ دعوت الی اللہ کے مثبت کی بجائے منفی نتائج نکلیں گے

ایسے عالمی حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ دُنیا دعوت الی اللہ کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے

خُطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۱ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش (۲۱ فروری ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

اپنے کاموں کے لئے منصوبے بنانے ضروری ہیں

"گذشتہ خطبہ میں میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ جو قادرِ مطلق ہے اور جب چاہے جس چیز کا فیصلہ فرمائے جس انداز میں چاہے اُسے عدم سے وجود میں لا سکتا ہے۔ اس کے باوجود وہ منصوبہ بناتا ہے اور ہر کام جس کا فیصلہ کرتا ہے اس کے لئے ایک باقاعدہ منصوبہ بناتا ہے تو اس منصوبے کے تحت وہ کام جاری ہو جاتے ہیں تو (صاحبِ ایمان) کا کام ہے جو خدا کا سچا بندہ ہے کہ اللہ ہی کے رنگ اختیار کرے اور جس طرح خدا تعالیٰ ایک فیصلے کے بعد منصوبہ بناتا ہے (صاحبِ ایمان) بھی اپنے کاموں میں منصوبہ بنائے۔ (ایمان والوں) کے منصوبے سے متعلق گفتگو چل رہی ہے

ہر (ایمان والے) کے لئے یہ کسی صورت ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ منصوبے کے بغیر اپنی زندگی کو کسی رنگ میں بہتر رنگ میں ڈھال سکے۔ ایک طرف اُس کے آقا و مالک کا مزاج ہے جو منصوبے بناتا ہے۔ اگر اس سے محبت ہے اور اس سے پیار ہے۔ اگر اُسے عقلِ کل سمجھتا ہے تو لازماً اس کی پیروی کرنی ہوگی اور اگر نہ کرے تو دشمن کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دینی منصوبہ بناتے کے سلسلے میں اہم نکات کی وضاحت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا۔)

اب جو احمدی منصوبہ بنانے والا ہے خواہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا ہے اُسے اب تقویٰ کے موضوع کو اپنے سامنے رکھ کر بیٹھنا ہوگا۔ یہ دیکھنا ہوگا کہ روزمرّہ کی زندگی میں اس میں کیا کیا بداخلاقیاں پائی جاتی ہیں۔ کیا کیا ایسی کمزوریاں ہیں جن کے ذریعہ جس کو آپ دعوت الی اللہ دیتے ہیں وہ قریب آنے کی بجائے آپ سے دُور ہٹ سکتا ہے۔ اگر وہ بیرونی زندگی کی کمزوریاں ہیں تو وہ نکتہ بہ نکتہ لکھ کر ان کے متعلق توجہ کرنا تقویٰ ہے۔ اگر ان کمزوریوں سے آپ آنکھیں بند رکھیں اور تسلیم نہ کریں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ تقویٰ کا لفظی ترجمہ "بچنا" ہے تو جس کو گڑھوں کا پتہ ہی نہیں وہ بچے گا کیسے گا؟۔ پس تقویٰ کی ابتدائی تعریف کی رُو سے آپ کو سروے کرنا ہوگا۔ ایک جائزہ لینا ہوگا کہ کہاں کہاں میرے گڑھے ہیں۔ کہاں کہاں میں ٹھوکر کھا سکتا ہوں۔ کون کون سی مجھ میں کمزوریاں ہیں جن کے رستے دشمن مجھ پر حملہ آور ہوگا۔ اس لئے اپنی کمزوریوں کا باقاعدہ چارٹ بنانا ہوگا۔ کُھلا کُھلا نہ لکھیں۔ لیکن اپنے علم میں ضرور ہے کہ آئیں ذہن میں ان چیزوں کو حاضر کر لیں اور ان کو دُور کرنے کے منصوبے کا نام تقویٰ ہے۔ وہ ہوگا خدا کی مدد سے اور خدا کے فضل سے لیکن آپ کے ذہن میں وہ باتیں حاضر ہوں گی تو پھر اگلا قدم اُٹھے گا ورنہ اس ابتدائی تعریف میں آپ متقی نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ سچے دل سے، خلوصِ نیت کے ساتھ نیکی کی کوشش کرنا تقویٰ ہے لیکن نیکی کیا ہے اس کا آغاز ہے۔ بدیوں سے بچنا۔ اور بدیوں سے بچنے کے لئے بدیوں کا علم ہونا ضروری ہے۔

پس قرآن کریم کے ایک ایک لفظ میں اگر آپ اُتر کر دیکھیں تو اور بہت سی نئی راہیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ آپ کے سامنے کئی ایسے ایوان کُھلتے ہیں جن میں آپ نے پہلی دفعہ جھانک کر دیکھا ہوتا ہے۔ پس ہر داعی الی اللہ کو اپنی کمزوریاں دُور کرنے کا باقاعدہ منصوبہ بنانا چاہیئے اور ان کو لکھنا چاہیئے۔ وہ بھی جو بیرونی کمزوریاں ہیں اور جن کا معاشرے سے تعلق ہے اور جو اندرونی کمزوریاں ہیں وہ بھی بہت ہی اہمیت رکھتی ہیں۔ بیرونی کمزوریوں کا تعلق زیادہ تر آپ کی ذات سے ہے۔ آپ جب کسی کو دعوت دیتے ہیں اور آپ لین دین میں بدنام ہیں تو لاکھ دعوتیں دیتے پھریں لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ لین دین کا کچا آدمی ہے۔ باتیں بناتا ہے۔ اگر مبالغے کی عادت ہے، جھوٹ بول دیتے ہیں تو آپ کی بات کا اعتماد اُٹھ جائے گا اس میں وزن نہیں رہے گا۔ آپ جتنی مرضی چرب زبانی استعمال کریں جھوٹے کی بات کا وزن ہی کوئی نہیں ہوتا اور دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی خوب باتیں کر کے سمجھتا ہے کہ میں نے ساری مجلس کو مسحور کر لیا۔ لیکن جب وہ مجلس چھوڑ کر جاتا ہے تو سارے ہنس پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بڑا ہی گپّی ہے۔ بڑا ہی جھوٹا ہے اور وہ سمجھتا ہے لوگ مسحور ہو گئے ہیں لیکن لوگ دل میں سوچ رہے ہوتے ہیں کہ جائے تو ہم بتائیں کہ یہ ہے کیا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سچا آدمی چھوٹی سی بات کرتا ہے۔ بظاہر لوگ رد بھی کر دیتے ہیں۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ اس نے بات کی ہے کسی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بعض مخالفت کرتے ہیں لیکن سچی بات دل میں ڈوبنے کی تاثیر رکھتی ہے۔ اس وقت نہیں تو کچھ دیر کے بعد، اس وقت نہیں تو کچھ اور دیر کے بعد سچی بات اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے یا دکھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس میں طاقت ہے۔ پس بیرونی تعلقات میں اس قسم کی کمزوریاں دور کرنا فہرست کے اوّل پر آئے گا۔ جن کے نتیجہ میں آپ بدنام ہوں اور آپ کی نیک بات کا اثر نہ پڑے اور اس کا زیادہ تر آپ کی ذات سے تعلق ہے۔ پھر جب بدنامی والی باتوں سے نیچے اُتر کر دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بدنامی والی باتیں جڑیں رکھتی تھیں اور وہ جڑیں آپ کے دل اور مزاج اور دماغ میں گہری پیوستہ ہیں۔ ایک پھل آپ نے کاٹ لیا تو دوسرا پھل بھی اسی جڑھ سے پیدا ہوگا اور وہ بدنیتوں کی جڑھ ہے وہ خود غرضیوں کی جڑھ ہے۔ وہ ایسی کجیاں ہیں جو فطرت کے اندر گہری پیوستہ ہیں اور جب تک ان کجیوں کو ان کی جڑھوں سے کھینچ کر باہر نکال کر نہ پھینکا جائے ایک شاخ کو کاٹیں گے تو دوسری شاخ پھر نکل آئے گی۔ ایک تنا کٹے گا تو دوسرا تنا اپنی جڑوں سے باہر آجائے گا اور پھر انسان کو نمبر ۲ طریق پر اپنی فطرت کا گہرا اندرونی جائزہ لینا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ میں مالی لین دین میں کمزوری کیوں دکھاتا تھا۔ کیا توکل کی کمی ہے یا طبیعت میں شوخی اور چالاکی ہے۔ سچ جھوٹ کا فرق معلوم نہیں اور بدی کا اور حرام پیسے کا بھی اتنا ہی مزا آتا ہے جتنا حلال پیسے کا تو یہ بیماری جو ہے یہ زیادہ گہری ہے اور یہ صرف لین دین سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اور بہت سے اس کے اثرات ہیں جو سارے انسانی اخلاق کے دائرے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرح منصوبہ بنائیں گے تو پھر منصوبہ در منصوبہ بننا شروع ہو جائے گا۔

گھروں میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں

یہ تو بیرونی حالت سے تعلق رکھنے والا منصوبہ ہے۔ ایک اندرونی حالت ہے جو گھر میں ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کا اپنے بچوں سے سلوک ہے آپ کا اپنی بیوی سے سلوک ہے۔ آپ کا اپنی والدہ سے اپنی بہنوں سے سلوک ہے۔ اپنی بیوی کی والدہ اس کی بہنوں سے اس کے باپ اس کے رشتہ داروں سے سلوک ہے۔ ایک اور دنیا آپ کے گھر سے نکل آتی جو گھر کی دنیا ہے لیکن بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس کا تعلق نہ صرف آپ کی موجودہ زندگی سے ہے بلکہ آپ کی اولاد کی قیامت تک کی آئندہ زندگی سے ہے۔ آپ باہر بدنام ہوں گے تو غیر آپ کی بات کو توجہ سے نہیں سنے گا یا وزن نہیں دے گا لیکن گھر میں اگر آپ بگڑ گئے تو آپ کی نسلیں بگڑ جائیں گی۔ بجائے اس کے کہ آپ دعوت الی اللہ کے ذریعہ دوسروں کو (دین حق) کے اندر داخل کرنے والے بنیں یا خدا کی راہ میں ان کے قدم پیچھے، ان کو دھکا دے کر پیچھے ہٹانے والے بن جائیں گے۔ ان کو ہی نہیں اپنی اولاد کو بھی۔ وہ تو آپ کے نہیں بن سکے لیکن آپ کی اولاد جو آپ کی کہلاتی تھی وہ بھی آپ کی نہیں رہے گی۔ بسا اوقات بداخلاق خاوندوں کی بیویاں ایمان کھو بیٹھی ہیں اور ان کی اولاد ان کو اس طرح دیکھتی ہے کہ ذلیل لوگ ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیکیاں باہر کی دنیا کے لئے ہیں۔ دعووں کے طور پر ہیں۔ حقیقت میں اس شخص کے اندر کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ میں نے ایسی اولادوں کو بارہا اتنا برباد ہوتے دیکھا ہے کہ دل اس بدی کے بدنتائج پر نظر ڈال کر لرزتا ہے۔ گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً اچھا بنانا ہوگا ورنہ دعوت الی اللہ کے مثبت نتیجہ کی بجائے منفی نتائج نکل رہے ہوں گے اور جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ بھی کھو رہے ہوں گے۔ لیکن اس طرف جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ سنجیدگی سے توجہ نہیں دی اور وہ سمجھتے ہی نہیں کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔ ساری جماعت مراد نہیں بلکہ جماعت میں ایک طبقہ ہے جو اللہ کے فضل سے زرخیز زمین کی طرح ہے۔ ان پر جب نصیحت کا بیج گرتا ہے تو پھر وہ اس کو مٹا نہیں دیتے بلکہ اس کے خواص کو ابھارتے ہیں اور اپنے سینے میں اس کو جگہ دیتے ہیں، وہ نشوونما پاتا ہے اور اس سے آگے پھر نیکیاں بڑھتی ہیں۔ نیکیوں کے نئے نئے پھل لگتے ہیں۔ چنانچہ پھر بسا اوقات بعض لوگ خوشی سے دعائیں لینے کی خاطر لکھتے ہیں کہ ہم نے گھر میں یہ یہ بدسلوکی کی تھی یا کیا کرتے تھے اور آپ کا فلاں خطبہ پہنچا تو اس کے بعد ہم نے سوچا اور خدا کے فضل سے توفیق مل گئی کہ اب ہم اس بدخلقی سے تائب ہو چکے ہیں۔ گھر صاف ہو گیا ہے اور نتیجہ" کہتے ہیں کہ اب گھر کا مزہ آیا ہے۔ اتنی خوشی ہوئی ہے اور ہمارے گھر میں ایسے اچھے تعلقات پیدا ہو گئے ہیں کہ دیکھنے والے بھی رشک کریں۔ تو جماعت کو جب میں کہتا ہوں کہ ابھی توجہ نہیں دی تو مراد یہ نہیں ہے کہ (اللہ پناہ دے) ساری جماعت ہی گونگی بہری ہے۔ چند ایسے ہیں اور میرے خیال میں گھر کے معاملہ میں چند سے بھی زائد ایسے ہیں جو اپنے گھر میں کم سے کم بنیادی اخلاق کا مظاہرہ بھی نہیں کرتے۔ میں نے بیویوں کی بات کی ہے۔ خاوندوں سے بیویوں کے تعلقات بعض دفعہ خاوندوں کی وجہ سے بگڑتے ہیں۔ بعض دفعہ خاوندوں کے بیویوں کی وجہ سے بگڑتے ہیں۔ دونوں طرف احتمالات ہیں اور امکان موجود ہے لیکن زیادہ تر مرد کا قصور ہوتا ہے۔ (۔) بعض دفعہ لوگوں کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مرد عورتوں پر نگران قرار دیئے گئے ہیں) ہم نے ان عورتوں کو سیدھا رکھنا ہے خواہ ڈنڈے کے ساتھ سیدھا رکھنا پڑے۔ بدتمیزی کے ساتھ سیدھا رکھنا پڑے۔ گالی گلوچ دے کر سیدھا رکھنا پڑے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ اس لئے عورت ذات کو ٹھیک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تحکّم ہو، رُعب ہو اور اس کی مجال نہ ہو کہ خاوند کی مرضی کے خلاف کوئی بات کر سکے۔ (۔)

اپنے ہاتھوں ساری نیکیوں کو مٹانے والے

پس دعوت الی اللہ کے وقت
ایسی بدنصیبی نہیں ہونی چاہیئے

پس منصوبے میں یہ بات شامل کریں۔ خاص طور پر میں ان احمدی بدنصیب مردوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ وہ نمازوں میں تو بڑے پکے ہوتے ہیں۔ جماعتی کاموں میں بھی آگے ہوتے ہیں لیکن گھروں میں ظلم کرتے ہیں وہ اپنی ساری نیکیوں کو اپنے ہاتھ سے مٹا رہے ہوتے ہیں۔ کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا۔ بعض دفعہ عورتوں کے بڑے دردناک خط ملتے ہیں اور ان کی ظلموں کی وہ داستانیں اگر سچی ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ کہتے تو یہ ہیں کہ یہ نمازی بھی ہے، جماعت کا عہدیدار بھی ہے لیکن گھر آتا ہے تو بدتمیزیاں کرتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر گالیاں دیتا ہے۔ میرے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے۔ میرے گھر والوں کو دیتا ہے۔ اگر بدقسمتی سے کوئی رشتے دار ہمارے گھر آجائے اور میں اس کو چائے پلا رہی ہوں تو اس کا منہ بگڑ جاتا ہے۔ کہتا ہے تم نے میرا مال کیوں اس کو کھلا دیا۔ ایسا بدنصیب اور بدخلق انسان دعوت الی اللہ کے لائق کیسے ہو سکتا ہے اور وہ یہ نہیں سوچتا کہ صرف یہی نقصان نہیں ہے بلکہ یہ ظلم ایسا ہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ایسے شخص سے ضرور مؤاخذہ کرے گا۔ کسی کی بچی تمہارے گھر آئی تو اس کے ساتھ تم اس قسم کی بدتمیزیاں کرو اور اس کی زندگی اجیرن کر دو لیکن وہ بے بس ہو اور تمہارے مقابل پر بے اختیار ہو، ذرا احتجاج کرے تو تم اس کو بدنی سزائیں دو اور کہو کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ بدنی سزا دو۔

پھر دعوت الی اللہ کو بھی نکلتے ہو۔ اپنے نام بھی لکھوا دیتے ہو اس لئے اگر اور کچھ نہیں تو مظلوم کی بددعا سے ہی ڈرو۔ وہ عورت جو نہتی اور بے بس ہے اس کو اپنے گھر ڈال کر اس پر زیادتیاں، اس کے رشتہ داروں پر زیادتیاں، ایسی کمینی حرکتیں کہ اگر اس کا کوئی عزیز چائے پی لے تو تم بھڑ جاؤ کہ میرے پیسے کہ تم اپنے عزیزوں پر تقسیم کر رہی ہو حالانکہ قرآن کریم نے ذی القربیٰ کا جو حکم دیا ہے کہ خبردار ہم تمہیں نیکی کی نصیحت کرتے ہیں۔ خیرات کی نصیحت کرتے ہیں لیکن ذی القربیٰ کو نہیں بھولنا تو ذی القربیٰ میں بیوی اور اس کے بھائی، اس کے ماں باپ، اس کے عزیز رشتے دار سب شامل ہوتے ہیں اور تمہارا اخلاقی فرض ہے کہ ان کا خیال کرو۔ ان سے حسن سلوک کرو۔ عزت کا سلوک کرو اور رحمی رشتوں کو توڑو نہیں۔ پس یہاں جب آپ بداخلاقی کرتے ہیں تو اس کا ایک اور بدنتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ ایسے گھر میں آپ کسی کو دعوت پر بُلا نہیں سکتے اور جب آپ منصوبہ بنائیں گے تو اس منصوبے میں یہ بات بھی داخل ہونی چاہیئے کہ میں اپنے دوستوں کو کبھی کبھی اپنے گھر دعوت پر بلاؤں۔ بیوی اپنی سہیلیوں کو اپنے گھر دعوت پر بلائے۔ بچے اپنے دوستوں کو اپنے گھر دعوت پر بلائیں اور گھر میں لا کر دکھائیں کہ گھر ہوتا کیا ہے۔ آپس کے تعلقات ان کو دکھائی دیں۔ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیار اور محبت کی جنت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں۔ وہ محسوس کریں کہ (-) گھر ہیں تو آئندہ کی جنت کا وعدہ نہیں بلکہ اس دُنیا کی جنت کا نمونہ پیش کر دیا گیا ہے اور اس کے بغیر مغربی دُنیا میں تو دعوت الی اللہ بہت مشکل ہے۔ آپ کے بہت سے ایسے ملنے جلنے والے ہو سکتے ہیں جنہوں نے (دین) کے متعلق غلط تصور باندھے ہوئے ہیں اور وہی وجوہات ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں

پس آج اگر احمدی نے اپنے گھر کو جنت کا نمونہ نہ بنایا اور اپنے گھر میں ان (دینی) اخلاق کو جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت سے روشن ہوئے ہیں جن کے بعد کسی ابہام کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

پس اخلاقِ حسنہ کے ساتھ گھر کی اصلاح کرنا، یہ قوّام کے معنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہی قوّامی دکھائی تھی جس کے اعجاز میں آپ کی بیگمات امہات المومنین سب دنیا کے لئے نمونہ بن گئی تھیں۔

دعوت الی اللہ کا لازمی حصّہ

پس اپنے بیرونی اخلاق کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی۔ اپنے اندرونی اخلاق کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی۔ یہ دعوت الی اللہ کے پروگرام کا ایک لازمی حصّہ ہے۔ کوئی معمولی حصّہ نہیں اور آپ اپنے منصوبے میں اس کو ضرور داخل کریں پھر قوّام ہونے کی حیثیت سے آپ کو اپنے بچّوں کے اخلاق کے متعلق بھی منصوبہ بنانا ہوگا اگر منصوبہ بنانے والا باپ ہے۔ اور اگر منصوبہ بنانے والی ماں ہے تو چونکہ گھر کی سپرداری اس کے پاس ہے اس لئے اُسے بھی اپنے بچّوں کا منصوبہ بنانا ہوگا اور اپنے خاوند کی اصلاح کرنے کے لئے بھی اُسے کچھ منصوبہ بنانا ہوگا جیسا کہ میں نے بتایا ہے بعض عورتیں مجھے خط لکھ دیتی ہیں اور پھر میں کوشش کرتا ہوں۔ نظارتیں حرکت میں آتی ہیں۔ ذیلی تنظیمیں حرکت میں آتی ہیں۔ دُور دراز تک بعض دفعہ ان کے درد کی آواز کا ردِّ عمل پیدا ہوتا ہے اور خدا کا فضل ہے۔ یہ جماعت احمدیہ پر اللہ کا احسان ہے

کہ اس طرح کسی دور دراز کے ملک میں کوئی مظلوم عورت آواز اٹھائے اور (امام جماعت) کے سینے سے ٹکرا کر وہ آواز نظام جماعت کو پہنچے اور اس کو بیدار کرے اور پھر دُور دراز کا سفر کر کے افریقہ کے جنگلوں میں فجی میں یا کسی اور ملک میں ایک احمدی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور گھر کے مالک کو بلاتا ہے کہ میں نے تم سے مخفی بات کرنی ہے اور وہ کہتا ہے کہ تمہارے متعلق (امام جماعت) کا یہ تأثر ہے اور اپنی اصلاح کرو اور پھر وہ اصلاح کرتا ہے اور کچھ عرصے کے بعد دونوں کی طرف سے دُعاؤں کے خط ملتے ہیں کہ (اللہ کا شکر ہے) ہم نے اطاعت کا ایسا شیریں پھل پایا ہے کہ آپ کی طرف سے اگر پیغام نہ ملتا تو شاید ہم یہ برائی کبھی محسوس بھی نہ کرتے لیکن اللہ نے فضل فرمایا اور اب ہم ٹھیک ٹھاک ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ احمدی بچّیوں کی کمزوریاں بعض دفعہ بیویوں کی کمزوریاں گھر والوں کی طرف سے ہی بطور اطلاع بھجوائی جاتی ہیں اور خدا کے فضل سے نظام حرکت میں آتا ہے تو نظام آپ کی پوری طرح مدد کرنے پر مستعد کھڑا ہے اور ہم دُعائیں بھی کرتے ہیں لیکن دعوت الی اللہ کرنے والے کو لازماً اپنی اصلاح کا، اپنے گھر کی اصلاح کا ایک منصوبہ بنانا ہوگا۔ یہ اس کے تقوٰی کی تعریف ہے جو قرآن کریم نے بیان فرما دی کہ نیک بنو اور بدیوں سے بچنے کی کوشش شروع کر دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ تمہیں فرقان عطا فرمائے گا۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں ایک عظیم تفریق کر دی جائے گی۔ جس طرح رات اور دن میں اشتباہ نہیں رہتا۔ دن رات سے جدا ہے اور ہمیشہ جدا رہے گا اور رات دن سے جدا ہے۔ اور جن میں ذرا بھی دیکھنے کی طاقت ہو وہ دن اور رات میں شبہ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرقان نصیب ہوگا۔ تمہارے اخلاقِ حسنہ تمہاری شخصیت کو ایسا صیقل کریں گے، ایسی روشنی عطا کریں گے کہ تمہارے مقابل پر دوسرے اندھیرے دکھائی دیں گے اور لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں گے کیونکہ تم روشنی کے نمائندہ بن چکے ہوگے۔ روشنی خواہ چھوٹی سی بھی ہو وہ ضرور کھینچتی ہے۔ آپ اندھیری رات میں چمکتے ہوئے ایک جگنو کو دیکھتے ہیں اور آپ کا دل خوش ہوتا ہے اور بچّے لپکتے ہیں کہ کس طرح ہمارے ہاتھ میں آجائے ہم اُسے اپنے کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے کر جائیں۔ دوسروں کو بھی دکھائیں۔ پس روشنی میں ایک طبعی جذب ہے اور جتنا اندھیرا زیادہ ہو اتنا ہی روشنی زیادہ کشش رکھتی ہے۔ پس آج دُنیا اندھیری ہے۔ دُنیا پر ایک تاریک رات چھائی ہوئی ہے۔ آپ روشنی کا انتظام کریں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کی روشنی کا انتظام کریں اور یہ روشنی آپ کو تقوٰی سے نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لئے کھڑا ہے۔ میں نے جب کہا کہ نظام جماعت آپ کی مدد کے لئے کھڑا ہے تو یہ بھی خدا کی مدد کا ایک اظہار ہے ورنہ کسی اور کا نظام جماعت کیوں آپ کی مدد کے لئے کھڑا نہیں ہوتا یا کمزوروں کی مدد کے لئے کھڑا نہیں ہوتا۔ وہ جو اللہ کے نمائندے ہیں انہی کو توفیق ملتی ہے۔ پس اللہ کئی طریق پر آپ کی مدد فرمائے گا جب نظام کی طرف سے آپ کو آواز جاتی ہے تو وہ خدا کی آواز ہی ہوتی ہے اور اس پر اگر آپ لبیک نہیں کہیں گے تو اس کا مطلب ہے آپ تقوٰی سے عاری ہیں پس تقوٰی کا ایک یہ معنی بھی ہے کہ اگر خود توفیق نہیں تھی تو جب باہر سے نیکی کی آواز آئی تو کم سے کم اس آواز پر ہی لبیک کہنے کی کوشش کریں۔ پس اس طرح جماعت احمدیہ میں متقی لوگ پیدا ہوں گے اور جتنے متقی لوگ پیدا ہوں گے اتنے ہی دعوت الی اللہ کو زیادہ پھل لگیں گے۔ پس اب آخر پر میں یہ گذارش کروں گا کہ اپنے گھروں میں اب یہ بات رائج کر دیں۔ اگر آپ اکیلے داعی الی اللہ ہیں تو اپنا منصوبہ بنائیں اور گھر میں بچّوں کو بھی آمادہ کریں۔ بیوی کو بھی اس سکیم میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کریں اور پھر جب بچّے منصوبے بنائیں تو آپ ان سے منصوبہ لے کر ان کے ساتھ بیٹھا کریں اور ان کو بتائیں کہ اس منصوبہ میں یہ یہ کمزوری ہے۔ آگے وہ منصوبہ تفصیل سے کیسے بنانا ہے اس کا میں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبہ میں ذکر کروں گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس وقت دُنیا کو دعوت الی اللہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ایسے عالمی حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ لوگ دعوت الی اللہ قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہت زیادہ توجہ ہے۔

میں نے جیسا کہ ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا قادیان کے سفر پر مجھے یہ تجربہ ہوا ہے کہ جن کے متعلق ہم یہ سمجھتے تھے کہ ان کے دل میں (دینِ حق) کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں ہے قادیان جانے کے نتیجہ میں پتہ لگا کہ سب کے دلوں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ کوئی پیغام پہنچ ہی نہیں رہا اور دل پیاسے ہیں متمنی ہیں، دور دراز سے سکھوں کے بھی، ہندوؤں کے بھی حیرت انگیز خط آتے ہیں۔ وہ میاں وسیم احمد صاحب کو قادیان خط لکھتے ہیں۔ کئی لوگوں نے ٹیلی ویژن پر تقریریں سُنی ہیں، کئی نے قادیان کے جلسے خود دیکھے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو یہ لکھتے ہیں کہ ہم نہیں جا سکے مگر قادیان والے کچھ ہمارے واقف ہیں۔ وہ آکر ہمیں باتیں بتاتے ہیں اور بعض یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم دکاندار ہیں ہمارے پاس دوسرے دکاندار آتے ہیں اور وہ آکر یہ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ایک میڈیکل سٹور والے کا خط تھا کہ میں دوائیاں بھیجتا ہوں اور قادیان سے کئی دفعہ مریض آتے ہیں اور آتے ہی وہ قادیان کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قادیان والے تو ہم نے اب دیکھے ہیں کہ کیا چیز ہیں اور اگر امن ہے تو جماعت احمدیہ سے ہوگا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوگا۔ تو دل تو تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ میں روشنی ہو تو وہ روشنی دلوں میں جائے گی نا۔ وہ نور پیدا کریں جس کے بغیر اندھیرے دُور نہیں ہوا کرتے۔ چھوٹا سہی۔ جگنو ہی کا نور سہی مگر جگنو کی طرف بھی تو لوگ لپکتے ہیں اور اس سے پیار کرتے ہیں۔ آپ سے بھی اسی طرح دُنیا پیار کرے گی اور آپ کے نور سے اپنے سینوں کو روشن کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

بہت مدت سے خواہش تھی کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے متعلق ذکر خیر کے طور پر کچھ لکھوں۔ کئی دفعہ ارادہ ہوا لکھنا بھی شروع کیا لیکن کوئی نہ کوئی روک پیدا ہوتی رہی۔ دوسری مصروفیات نے کما حقہٗ اس فریضہ کے ادا کرنے کی سعادت سے محروم رکھا۔ حالانکہ ایسے بزرگ۔ نامور خادم دین اور پرہیز گار عالم باعمل اور عبادتگذار کا ذکر تو خود ایک بڑی نیکی ہے اللہ کا شکر ہے کہ آج اس عاجز کو اپنے ایک خاص بزرگ رفیق اور فاضل بزرگوار کے بارہ میں لکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

محترم مولانا اس عاجز سے دو تین سال سینئر تھے۔ اس عاجز کو محترم مولانا سے اس وقت سے تعارف ہے۔ جب آپ مربیان کی کلاس میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اور مشفق و محسن بزرگ استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب سے آپ کو تلمذ کا شرف حاصل تھا۔ خوب یاد ہے۔ اس وقت سے ہی آپکو پوری فکر مندی سے دینی تعلیم کے حصول کا شغف تھا۔ اور محنت کے عادی تھے۔ ان دنوں کی بات ہے آپ نے ایک نوٹ بک تیار کی ہوئی تھی۔ اس میں تمام ضروری قرآنی آیات کے حوالہ جات اور احادیث کے حوالہ جات لکھے ہوتے تھے انہیں زبانی یاد کر رہے ہوتے تھے۔ میں نے وہ نوٹ بک دیکھی تھی۔ تمام ضروری آیات جو مختلف مسائل سے تعلق رکھتی تھیں اور احادیث جن کی ضرورت پیش آتی تھی اس میں درج تھیں انہیں آپ نے حفظ کر رکھا تھا۔ بوقت ضرورت تقریر کے دوران یا کسی بحث کے دوران آپ آسانی سے حوالہ نکال لیتے۔

ابتداء میں حضرت استاذی المحترم حافظ روشن علی صاحب کے ساتھ جماعتی جلسوں میں۔ مباحثوں میں آپ شامل ہوئے۔ اس طرح علمی ٹریننگ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھر توفیق دی کہ بعد میں بڑے بڑے اہم جلسوں میں ایک عظیم خطیب اور مقرر کی حیثیت سے شامل ہوئے اور سامعین کو اپنے خطاب سے مسحور کرتے۔

یہ خوبی تھی کہ ہر بات ٹو دی پوائنٹ بیان کرتے۔ وقت کے اندر اپنی تقریر و بحث ختم کرتے۔

حضرت مولانا صرف ایک عظیم خطیب اور مقرر ہی نہ تھے بلکہ ایک منجھے ہوئے مصنف اور محقق بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو خاص توفیق دی بالخصوص اپنے سفروں میں۔ خواہ یہ سفر کوئٹہ کا ہو یا ایران کا ہو یا کشمیر کا۔ لندن کا یا مری کا۔ ہر سفر میں کوئی نہ کوئی اہم تصنیف آپ کے قلم سے نکلتی رہی۔ تفہیمات ربانیہ آپکی ایسی ہی ایک ضخیم تصنیف ہے۔ جو مری میں لکھی گئی۔ بہائیوں کے خلاف مدلل رسائل کچھ کشمیر میں اور ایران میں لکھے گئے اسی طرح بعض کتب آپ نے کوئٹہ کے سفر میں لکھیں۔ آپ کا سفر اگرچہ گرمیوں کی شدت کی وجہ سے سرد مقام پر جانے کا ہوتا تھا لیکن ساتھ یہ نیت ہوتی تھی کہ نرم موسم میں دینی خدمت ہو۔ اور بفضل خدا وہ اپنی اس نیت کے مطابق کچھ نہ کچھ تصنیف کے میدان میں اضافہ کرتے رہے۔

ہر ماہ رسالہ الفرقان کی ادارت اس میں مضامین کی صرف ترتیب کا فریضہ ہی انجام نہ دیتے بلکہ خود بھی علمی مضامین لکھتے۔ علمی نوٹس لکھتے۔ تبصرے لکھتے۔ علاوہ روزمرہ کے دفتری کاموں۔ اور انجمن کے عائد کردہ فرائض کے یہ زائد خدمت ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ انکا گھر اور سونے کا کمرہ رسالوں کی ایک خاص نمائش گاہ تھی۔ ہر قسم کے رسالے منگواتے۔ پڑھتے دینی مسائل پر جب بھی جہاں بھی تنقید تائید۔ تردید کی ضرورت ہوتی ان کے متعلق خداداد قابلیت سے خوب لکھتے اور داد پاتے۔ الفرقان رسالہ کے لئے خود ہی سب کچھ نہ کرتے بلکہ اپنے ساتھیوں اور دیگر علماء کو بھی ترغیب دیتے اور ان سے بھی کہہ کر اور بعض اوقات ان کے اچھے لیکچروں۔ درسوں کا علم پاکر پیچھے پڑ کر لکھواتے منگواتے اور شائع کرتے۔ ان کے رسالہ الفرقان کے فائل اس حقیقت کے گواہ اور شاہد ناطق ہیں۔

عاجز کو یاد ہے نظارت اصلاح وارشاد نے خاکسار کی رمضان المبارک میں ایک سال لاہور میں درس کی ڈیوٹی لگائی۔ ایک خاص دن مقرر تھا۔ خاکسار نے سورہ رحمٰن کا درس دیا۔ لاہور کی جماعت کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ حضرت قاضی محمد اسلم صاحب بھی اس درس میں شامل تھے۔ دوسرے دانشور بھی۔ خاکسار کے درس کا بفضل خدا ایک خاص اثر ہوا اور اس کے مقبول ہونے اور مؤثر ہونے کی خبر حضرت مولانا تک بھی پہنچی۔ یہ حقیقت ہے میرے پیچھے پڑ گئے۔ عرض کیا صرف نوٹس تھے زبانی درس دیا۔ کہنے لگے تمہارے ذہن میں اس وقت ہے فوراً لکھ دو۔ آخر لکھوا کر راضی ہوئے اور اسے الفرقان میں شائع کیا۔ اور خوش ہوئے۔ بہت حوصلہ افزائی نوجوانوں کی بھی اس معاملہ میں کرتے۔

محترم مولانا اس بات میں بفضل خدا بہت مستعد تھے اور کسی لکھے ہوئے مضمون شذرہ اور تحریر پر نہ صرف خوش ہوتے بلکہ اسے شائع کرتے۔ الفرقان تو بہت مقبول رسالہ ہو گیا تھا۔ ایک دفعہ ربوہ میں ایوان خدمت میں رسالہ کی ۲۵ برس کی جوبلی منائی جس میں ہمارے پیارے موجودہ امام کو خاص طور پر بلایا۔ ان سے ویسے بھی خاص پیار تھا۔ وقف جدید کے ممبر بھی تھے۔ الفرقان کو ہمیشہ سب نے سراہا کہ الفرقان تو حضرت مولانا کی خاص جدوجہد اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس کے مینجر بھی تھے۔ ایڈیٹر بھی تھے اور حساب کتاب بھی رکھتے تھے۔ سبھی کچھ وہ خود ہی تھے۔ جیسا کہ ہمارے ثاقب زیروی صاحب ہیں۔ لیکن الفرقان کو خوب چلایا۔ بہت اونچا معیار قائم کیا۔ ان مضامین شذروں سے تو غیر بھی فائدہ اٹھاتے اور مولانا کی اس جدوجہد کو خوب سراہتے۔ اور داد دیتے۔ شوق سے رسالہ پڑھتے۔

حضرت مولانا نے صرف نظارتوں میں ہی کام نہیں کیا بلکہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل بھی رہے۔ اس حیثیت سے اپنے طالب علموں کو بہت سلیقہ سے اور خوبی سے تقریروں کی مشق سے آشنا کیا۔ آپ میں ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ اپنے طالب علموں کو غیر از جماعت بڑے بڑے علماء کے پاس لے جاتے ان سے ملواتے ان سے باتیں کرواتے۔ چنانچہ ایک دفعہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے پاس لے گئے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری میں مزاح کا مادہ بھی تھا۔ مولانا ابوالعطاء صاحب سے مزاح سے بھی باتیں کیں اور طالب علموں سے بھی ان کی گفتگو ہوئی۔ اس طرح طالب علموں سے جھجک دور کرنے کا یہ طریق خاص طور پر اختیار کر رکھا تھا۔

حضرت مولانا بہت اچھے رفیق سفر تھے۔ اس عاجز کو متعدد سفر حضرت مولانا کے ساتھ کرنے کا موقعہ ملا۔ ایسٹ پاکستان کا۔ پھر بنگلہ دیش کا۔ سندھ کا۔ کراچی کا۔ سرگودہا کا اور متعدد مقامات میں جماعتی جلسوں میں۔ انصار اللہ کے جلسوں میں۔ خدام کے اجتماعوں میں حضرت امام جماعت ثالث قبل از امامت ان کے ساتھ اور پھر حضرت امام رابع ایدہ اللہ کے ساتھ سفر کئے۔ بڑے لمبے سفر کئے۔ ان سفروں میں عاجز نے خاص طور پر مولانا کو دیکھا۔ ان کی عبادت میں سفروں کی تکالیف اور بے آرامی میں بھی کوئی کمی نہیں دیکھی حتیٰ کہ سفروں۔ ٹرینوں میں تہجد کے وقت اٹھتے ہوئے اور اس فریضہ کو احسن طور پر بجا لاتے۔ جب بھی میں نے مولانا کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے۔ خدا شاہد ہے۔ یوں معلوم ہوا کہ آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ بیٹھے ہیں۔ انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ مولانا اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہیں۔ اکثر اسی حالت میں دیکھا۔ جب دعا کرتے تو بہت ہی خضوع اور الحاح سے دعا کرتے بفضل خدا بہت سچی خوابیں اور انکشافات ہوئے۔ اس بات کی بے چینی اور تڑپ رہتی کہ یہ روح ان کے ساتھیوں میں بھی رونق پذیر ہو۔

حضرت مولانا کو یہ بھی تڑپ رہتی کہ ان کی اولاد خدمت دین کے لئے وقف ہو۔ ان کی پہلی بیٹی عزیزہ امۃ اللہ خورشید جو آپکی پہلی بیگم سے تھیں اور مصباح کی مدیرہ تھیں ان سے مولانا بہت خوش تھے کہ انکی بیٹی کو خدمتِ دین کی توفیق مل رہی ہے۔ جب عزیزہ امۃ اللہ خورشید کی وفات ہوئی تو آپکو جس بات کا بیحد صدمہ ہوا وہ یہ تھا کہ پہلی اولاد سے بیٹی ہی تھی جو خادم دین تھی۔ چنانچہ اس حسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک بیٹے عزیز عطاء الکریم صاحب کو کراچی خط لکھا وہ بی اے کر کے وکالت کی تعلیم لے رہے تھے۔ کہ میری تو تمنا اور خواہش تھی کہ میرے بیٹے واقف زندگی ہوں۔ خادم دین ہوں۔ بیٹی خادمہ دین تھی وہ وفات پاگئی ہے۔ اس خط کا ملنا تھا کہ عزیز عطاء الکریم پر ایک خاص اثر ہوا وکالت کی تعلیم ترک کی اور سیدھے ربوہ آکر وقف کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپکے دوسرے بیٹے عزیز مکرم عطاء المجیب صاحب کو بھی خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ایسے رنگ میں تعلیم دلوائی کہ زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق پاسکیں۔ حضرت مولانا اس لحاظ سے بھی خوش قسمت تھے کہ اپنی زندگی میں دو بیٹوں کو واقف زندگی پایا۔ اور دین کی خدمت پر کمربستہ اور فعال دیکھا۔ بہت کم ہیں جنہیں یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ان کے دو بیٹے واقف ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے احباب کی خدمت اور مہمان نوازی کی بھی دل کھول کر توفیق دی تھی۔ اگرچہ ذرائع آمد ایسے وسیع نہ تھے لیکن جب بھی کوئی موقع ہوتا انکا دستر خوان وسیع ہوتا۔ کئی مرتبہ دیکھا حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جب بھی ربوہ آتے تو حضرت مولانا متعدد احباب کے ساتھ چوہدری صاحب کے اعزاز میں دعوت دیکر ایک خاص مسرت محسوس کرتے اپنے ساتھیوں کو اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی اکثر بلا لیتے اور مل کر بیٹھتے۔ کھانا کھاتے۔ علمی باتوں کا چرچا ہوتا۔ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ خاص سلوک تھا۔ خاموشی سے کئی ایک کی مالی امداد بھی کرتے حضرت مولانا ایک متوکل انسان تھے۔ اور وہ اپنی جناب سے مولانا کو رزق پہنچاتا رہا اور خوب پہنچاتا رہا۔ ان کی ہر ضرورت کو پورا فرماتا رہا۔ ہر سچا خادم دین اس لذت سے خوب آگاہ ہے۔ یہ ایک لمبی داستان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عزیز و عاجز خادموں کو کبھی نہیں بھولتا۔ زمین و آسمان سے ان کے لئے مائدہ کا نزول فرماتا رہتا ہے۔ حضرت مولانا کی پہلی بیگم سے بھی بچے تھے۔ اور آپ کے بھائی بھی آپ کے زیر کفالت تھے۔ ان چھ سات افراد کی شادی کی۔ سارے اخراجات برداشت کئے۔ ظاہری وسائل تو نہ ہونے کے برابر تھے لیکن ان سے اللہ تعالیٰ کا خاص معاملہ تھا سب انتظامات اور ضروریات اللہ تعالیٰ نے مہیا کیں۔ اور اپنے عزیز خادم کو کسی طرح بھی پریشان نہ ہونے دیا۔ ان کے جذبات صلہ رحمی کو قبولیت سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو عمل صالح کے ساتھ ایک غیر معمولی برکتوں والی زندگی سے نوازا۔ آپکی پیدائش ۴ اپریل ۱۹۰۴ء کو موضع کریہا ضلع جالندھر میں ہوئی۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد آپکو قادیان بھجوا دیا گیا۔ ساری تعلیم مولوی فاضل تک پھر مربیان کی ٹریننگ تک آپ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں رہے طالبعلمی کے زمانہ سے ہی کئی دینی مشقوں میں آپ نمایاں حصہ لیتے رہے۔ اور زندگی کے آخری لمحہ تک بفضل خدا کامیاب علمی زندگی کے طور پر عالم باعمل صابر و شاکر اور ایک برگزیدہ۔ پرہیز گار۔ عظیم خطیب و مقرر۔ مصنف اور مشہور و موثر قلمکار اور نامور فدائی احمدیت کے طور پر زندگی بسر کی اور بالآخر اپنے رب کریم قادر خدا کے حضور مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۷۷ء کو حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔ ان کے جملہ عزیزوں دوستوں اور رفیق کار احباب کو اپنے خاص فضل و کرم سے نوازے۔

حضرت مولانا کو سیر کا خاص شوق تھا اس سیر کا وقت بالعموم صبح کی نماز کے بعد کا ہوتا۔ اور ایک خاص گروہ تھا جو اس سیر میں مولانا کے ساتھ شامل ہوتا بالعموم قریب کے ہمسائے مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب۔ مکرم سیٹھ اعظم صاحب مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی۔ مکرم نسیم سیفی صاحب اور بھی بعض دوست شامل ہو جاتے اور آتے جاتے علمی لطائف علمی ذوق کی باتیں اور دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے اس سیر کا ماحصل ہوتا۔

حضرت مولانا میں ایک خاص وصف اور تھا۔ یہ وصف تھا بیماروں کی بیمار پرسی۔ بہت اہتمام سے بیماروں کے گھروں میں یا ہسپتال میں جا کر بیمار پرسی کرتے۔ دعا کرتے بعض اوقات ان کے لئے تحفہ بھی لے جاتے۔ اپنے ساتھیوں اور ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا سلوک رکھتے اللہ تعالیٰ بے حد جزا دے۔ کسی کارکن کو ان سے کبھی کوئی شکوہ نہ ہوا۔

شکار کے بڑے رسیا تھے۔ خود بھی شوق سے شکار کے لئے جاتے اپنے ساتھ عزیزوں کو لے جاتے۔ کبھی پیسہ دے کر بعض لوگوں سے شکار کرواتے اور وہ شکار حاصل کرتے اور اس طرح اپنی روحانی صحت کے ساتھ جسمانی صحت کا بھی خاص خیال رکھتے۔ صحت جسمانی کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنے میں سعی فرماتے۔

جماعت کے بزرگوں بالخصوص جماعت کے برگزیدہ اماموں کے ساتھ بہت ادب اور فدائیت اور مخلصانہ اطاعت کا رویہ تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ جرأت بھی دی تھی کہ ضروری بات جو سلسلہ کے مفاد میں سمجھتے وہ ادب سے عرض کر دیتے۔ متعدد مسائل میں انہوں نے استصواب کر کے جماعت کے برگزیدہ اماموں سے کئی مسائل کی وضاحت کرائی ہے۔ یہ ایک الگ موضوع ہے اس میں کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں اور پھر ان مسائل کو اپنے رسالہ الفرقان میں شائع بھی کرتے۔

جب بھی حضرت مولانا کو قرآن کریم کا درس دینے کا موقع ملتا رمضان المبارک میں بالخصوص بہت غور سے دیکھا خوب تیاری کر کے درس دیتے۔ لغت۔ تشریح اور موازنہ مذاہب کو پیش نظر رکھ کر بہت مفید اور علمی انداز کا مدلل درس دیتے۔ قرآن کریم سے خاص محبت تھی۔ ان کا یہ انداز تھا کہ بہت غور سے صبح و شام قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ ایک دفعہ مری میں ایک دن میں ہی سارے قرآن کریم کی تلاوت کی

آپ کو ہندوستان و پاکستان سے باہر ممالک عربیہ میں بھی خدمت دین کی کامیاب توفیق ملی۔

حضرت مولانا کا اپنے اہل خانہ اور بچوں سے بہت پیار کا سلوک تھا۔ لیکن ہر وقت اور ہر لمحہ دین کی طرف حکمت کے ساتھ متوجہ بھی رکھنا آپ کا خاص شغف تھا۔

عبدالباسط شاہد

جوانی کی ماہیّت

ایک مشہور مغربی رسالہ کی کالم نگار اپنے ایک مقبول کالم کے متعلق لکھتی ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا میں نے سیموئیل اُلمنؔ SAMUEL ULLMAN کی ایک تحریر 'جوانی' اپنے کالم میں شائع کی تو علاوہ اور بہت سے تعریفی تبصروں کے مجھے اُلمن کے ایک پڑپوتے کا فون بھی ملا کہ وہ اس تحریر کی قدر دانی اور پذیرائی پر خوشی بلکہ فخر محسوس کر رہا ہے۔

جنگ عظیم ثانی کے شہرہ آفاق ہیرو جنرل ڈگلس میکارتھر اس تحریر کو اپنی گفتگو اور تقاریر میں استعمال کرتے تھے اور اسے باقاعدہ فریم کر کے اپنی میز پر رکھتے تھے اور مشہور ہے کہ جاپانیوں نے یہ تحریر ان کے جاپان کے ہیڈ کوارٹرز سے ہی حاصل کی تھی۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ۷۰ سال پہلے لکھی گئی یہ مختصر تحریر اکثر کامیاب جاپانی تاجروں اور پیشہ وروں کے سامنے رہتی ہے۔ کئی لوگ تو اس کی کثرت استعمال سے ملی دَلی نقل اپنے بٹوے میں رکھے رہتے ہیں اور یہ ان کے ہاں ماؤزے تنگ کی لال کتاب سے بھی زیادہ مقبول ہے۔ اگر مغربی اقوام کو یہ اندازہ ہو جائے کہ جاپانیوں میں یہ تحریر کتنی مقبول ہے تو شاید وہ یہ بات بھی سمجھ سکیں کہ جاپانی بے شمار مادی ترقی اور دولت کی ریل پیل کے باوجود اپنی روحانی و اخلاقی قدریں کس طرح بحال رکھے ہوئے ہیں۔

ایک دفعہ مذکورہ مصنف کے ایک پوتے JONAS ROSENFIELD/JR جو امریکن فلم مارکیٹنگ سوسائٹی کے سربراہ ہیں جاپان کے ایک سربرآوردہ تاجر کے ساتھ کھانے کی میز پر ادھر ادھر کی گفتگو کر رہے تھے۔ دوران گفتگو 'جوانی' کا ذکر آیا تو انہوں نے بتایا کہ میں اس تحریر کے خالق کا پوتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس تاجر کی خوشی اور حیرانی کی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ بار بار یہی دہراتے رہے کہ اچھا تو آپ اس کے پوتے ہیں، اور میز پر سے اٹھنے سے پہلے اپنی جیب میں سے یہ تحریر نکال کر بڑی عقیدت سے دکھاتے ہوئے کہنے لگے کہ میں تو اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔

چند سال گذرے جاپان میں ٹوکیو اور اوساکا کے مقام پر اس تحریر کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے عظیم اجتماع ہوئے جس میں اس تحریر کی تعریف میں ہر شامل ہونے والا ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پیناسانک کمپنی کے بانی نے اپنی بات یہ کہتے ہوئے ختم کی کہ میں تو ۲۰ سال سے اسے اپنا 'موٹو' بنائے ہوئے ہوں۔ اس تحریر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جوانی زندگی کے کسی خاص وقت کا نام نہیں ہے بلکہ ذہنی حالت کا نام ہے یہ گلاب جیسے خوبصورت رخساروں۔ سرخ ہونٹوں اور چست و پھرتیلے گھٹنوں کا نام نہیں بلکہ یہ تو عبارت ہے انسان کے ارادہ و عزم سے۔ یہ قوت متخیلہ کا نام ہے یہ جذبات اور امنگوں کا نام ہے۔ یہ زندگی کی بہار کی رونق و تازگی کا نام ہے۔ جوانی نام ہے حوصلہ مندی اور اولوالعزمی کا۔ جوانی غفلت شعاری و سستی نہیں بلکہ مہم جوئی کا نام ہے جو اکثر ۶۰ برس کے عمر کے شخص میں بھی پائی جاتی ہے جبکہ بعض اوقات ۲۰ سالہ شخص اس سے محروم ہوتا ہے۔ کوئی شخص بھی سالوں کی زیادتی سے بوڑھا نہیں ہوتا بلکہ اپنی پست ہمتی سے بوڑھا ہوتا ہے۔ سن و سال جلد پر جھریاں تو ڈال سکتے ہیں لیکن بلند خیالی سے محرومی روح کو کملا دیتی ہے۔ پریشانی۔ خوف۔ بے اعتمادی دل کو کمزور اور اعلیٰ قوتوں کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔

۶۰ سال ہوں یا ۱۶ سال ہر انسانی دماغ میں ترقی و بلندی کے حصول کی خواہش و تڑپ ہوتی ہے۔ بچوں کی طرح آئندہ کی ترقی کی جستجو اور زندہ رہنے کے کھیل کی خوشی ہوتی ہے۔ میرے اور آپ کے دل

باقی صـ۶ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون ۔ سین

بہبود اطفال

ستر ممالک کے پانچ سو ماہر نمائندوں نے ناروے کے منسٹر برائے اطفال کے ساتھ یک زبان ہو کر عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ بچوں کی ضروریات کی طرف توجہ دیں۔ بچوں کو صحیح خوراک بھی نہیں مل رہی ان کے ساتھ جنسی زیادتی بھی کی جاتی ہے اور وہ خاصی غربت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ اور "بچے بچاؤ کی تنظیم" کے افراد نے بھی ہم آہنگی کا اظہار کیا۔ اپنی اپیل میں انہوں نے کہا ہے کہ بچے بھوک سے مر رہے ہیں وہ جنگ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بچوں کو گلی کوچوں میں فروخت بھی کر دیا جاتا ہے اور وہ ایسی زندگی بسر کر رہے ہیں جسے غلامی کی زندگی کہا جا سکتا ہے۔ ناروے کے وزیر اعظم "گرو ہارلم" نے کہا کہ ہماری عالمی ضمیر ہمیں سکون سے نہیں بیٹھنے دیتی مطلب اس کا یہ تھا کہ ہم حقیقی طور پر اس بات سے پریشان ہیں کہ دنیا بھر میں بچوں کی یہ ناگفتہ بہ کیفیت ہے۔ یونیسف کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جیمز گرانٹ نے کہا کہ دنیا اس وقت بچوں کے سلسلے میں ایک انقلاب کی دہلیز پر آگئی ہے۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ دنیا کو خاصی حد تک بیدار کیا جا چکا ہے اور اس بات کی امید کرنی چاہئے کہ اس سلسلے میں جو جو خرابیاں سامنے آتی ہیں ان کا جلد ازالہ ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ جو معلومات یہاں ایک دوسرے کو پہنچائی گئی ہیں۔ وہ بھی ہمارے لئے عملی اقدام اٹھانے میں خاصی مفید ثابت ہوں گی۔ ان باتوں سے سیاسی ڈھانچوں میں بھی تبدیلی آنی چاہئے اور سماجی کیفیات بھی بدلنی چاہئیں یہ کانفرنس جس کے موقعہ پر اپیل جاری کی گئی۔ چار روزہ تھی اور اس کا عنوان تھا "بچوں کو جو خطرہ درپیش ہے" ناروے کے منسٹر برائے اطفال نے کہا اگر دنیا ہماری بات نہیں سنے گی اور جو تبدیلیاں ہم چاہتے ہیں وہ نہیں لائی جائیں گی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس زمین کو تباہ کرنے کے مترادف ہو گا۔ مسٹر گرانٹ نے دیگر افراد کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر کہا کہ بچوں کو اس وقت سب سے زیادہ خطرہ ماحولیات کی آلودگی سے ہے اور شرح پیدائش کے زیادہ ہونے سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل جو ۴۰ ہزار بچے ہلاک ہوئے ان کی اکثریت ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے جو انہیں ورثہ میں ملے ہلاک ہوئے تھے۔ مسز برنٹ لینڈ BRUNDT LAND نے کہا کہ اس بات کا تو امکان ہے کہ آج کل جو عالمی فضا میں گرمی پیدا ہو رہی ہے۔ اوزون کی تہہ کم ہو رہی ہے اور دوسرے ماحولیاتی مسائل سامنے آ رہے ہیں ان سے نوجوان طبقہ تو شائد کسی حد تک بچ جائے لیکن ہمارے بچوں کے لئے یہ مسائل پہاڑوں کی طرح بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور بچوں کی تعداد کے علاوہ بچوں کے مسائل بھی ہیں۔ دنیا اس بات کو کبھی نہیں بھولے گی اور ہمارے بچے ہمیشہ یاد رکھیں گے اگر ہمارے برسراقتدار لوگ اب اس سلسلے میں کچھ نہیں کریں گے۔

عراق کی نئی سرحدیں

خلیج کی جنگ کے ایام میں امریکہ اور شام کے تعلقات خاصے بہتر ہو گئے تھے لیکن اب حالات بدل رہے ہیں مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ رہی اور نظر ایسا آتا ہے کہ شائد یہ کانفرنس کچھ بھی حاصل نہیں کر سکے گی۔ اور دوسری طرف یونائیٹڈ نیشنز نے لیبیا پر پابندیاں لگا دی ہیں اس لئے شام اور بعض دیگر عرب ممالک امریکہ کی خارجہ پالیسی کے متعلق نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ دمشق میں خاص طور پر اس بات کو مد نظر رکھا جا رہا ہے کہ امریکہ عراق کے بعد اب لیبیا پر اپنا ہتھوڑا چلانا چاہتا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ شام اور امریکہ کے حالات اس وقت خراب ہونے شروع ہوئے جب گذشتہ ستمبر میں شام کے صدر حافظ الاسد نے کہا کہ وہ چیز جسے صدر بش نیا عالمی نظام کہتے ہیں وہ دراصل جنگل کا قانون ہے۔ حافظ الاسد نے اس وقت اس بات پر بھی اعتراض کیا تھا کہ امریکہ عرب اقوام کو تو اسلحہ دینے کے لئے پوری طرح تیار نہیں لیکن اسرائیل کی بہت زیادہ مدد کی جا رہی ہے انہوں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ ان حالات میں کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم کرنے کیلئے سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کر رہا ہے اور اسے نئے عالمی نظام کا ایک حصہ کس طرح کہا جا سکتا ہے سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ شامی اس بات پر بھی بہت جز بز ہوئے تھے کہ امریکہ نے دھمکی دی تھی کہ ایک جہاز جو کہا جاتا تھا ایران کے لئے میزائلز لے جا رہا تھا اور شام کے لئے بھی۔ وہ اسے روک لینا چاہتا تھا۔ حال ہی میں سرکاری افسروں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ شام کو اس فہرست سے خارج نہیں کر سکا۔ جو تشدد پسندوں کے متعلق ہے۔ گذشتہ چند ماہ میں دمشق نے ایسی تنبیہات جاری کی ہیں کہ وہ عراق کے ساتھ صلح کر سکتا ہے۔ یہ ایسی بات ہے جسے مغرب کبھی برداشت نہیں کرے گا۔ ایک لمبے عرصے کے بعد شام اور عراق میں ڈاک کا انتظام دوبارہ قائم ہو گیا ہے۔ اور شام نے صدام کے خلاف پراپیگنڈہ کرنا فوری طور پر بند کر دیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ شام عراقی پائپ لائن کو دوبارہ چالو کر دے گا۔ اور وہ سرحدی علاقے جنہیں آمد و رفت کے لئے بند کیا گیا تھا انہیں عراق کے لئے کھول دے گا۔

افغانیوں کی واپسی
(اور امداد)

اب جبکہ افغانستان میں افغانیوں کی اپنی حکومت قائم ہو گئی ہے تو سب سے بڑا مسئلہ پاکستان اور ایران کے لئے یہ ہے کہ افغانی جو ان دو ممالک میں پناہ گزین تھے وہ عزت کے ساتھ اور حفاظت کے ساتھ اپنے ملک کو واپس چلے جائیں۔ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے برائے افغانستان بینن سیوان کوشش کر رہے ہیں وہ پاکستان میں بھی آئے تھے اور اب وہ ایران گئے ہیں جہاں وہ چاہتے ہیں کہ ایرانی حکومت سے اس بات پر گفتگو کریں کہ افغان مہاجرین کو واپس کس طرح افغانستان پہنچایا جائے سیوان ایرانی حکمرانوں سے گفتگو کے دوران افغانستان کے لئے خوراک کا مسئلہ بھی درمیان میں لائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ اس بات میں جلد از جلد کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے تاکہ افغانیوں کو خورد و نوش کی اشیاء اور دوائیوں کی قلت کا سامنا نہ ہو۔ ایران میں کہا جاتا ہے، کہ تیس لاکھ افغان مہاجرین موجود ہیں۔ کابل میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے بینن سیوان نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ افغانستان میں ایک مستقل امن کونسل ہونی چاہیئے۔ تاکہ ریلیف کا سامان فوری طور پر باہر سے بھیجا جا سکے اور اس کی تقسیم کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین کے مختلف دھڑوں میں عارضی جنگ بندی اور نئی درمیانی دورانیہ کی حکومت، ہو سکتا ہے، کہ عالمی برادری کی طرف سے دی جانے والی امداد کی تقسیم میں روک ثابت ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی برادری کی دلچسپی اس بات میں ہے کہ امداد افغانستانیوں کو دی جائے۔

باقی صے پر

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور با رعایت
بہتر تشخیص ـــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

قدیمی ۔ اولین ۔ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیتران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زد جام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ جسبر ڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۶۷۱ اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ بھارت نے نئی دہلی میں متعین دو پاکستانی سفارت کاروں سید فیاض محمود اور ظفر الحسن کو ۴۸ گھنٹے کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ مبصرین نے اس کارروائی کو حال ہی میں ایک بھارتی سفارتکار کی حکومت پاکستان کی طرف سے ملک بدری کے حکم کا ردعمل قرار دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث سمیٹتے ہوئے وفاقی وزیر خزانہ نے استعمال شدہ کاروں۔ بغیر رنگائی چھپائی کے کپڑوں اور بعض دوسری اشیاء پر ٹیکس میں ردو بدل کا اظہار کیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ سندھ میں آپریشن امن و امان کی بحالی تک جاری رہے گا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ آپریشن کے دوران کسی سے سیاسی انتقام نہیں لیا جائے گا۔

○ صدر مملکت نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کا حصول ہر قوم کا بنیادی حق ہے ہمیں ہتھیار بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کے لئے ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سیکرٹری جنرل نے وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری ہسپتالوں کو نجی شعبے میں دینے کے فیصلے کی خبر پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کی پارٹی اس اقدام کی مزاحمت کرے گی۔ حکومت غریبوں کو سکھ نہیں دے سکتی تو کم از کم ان سے جینے کا حق تو نہ چھینے۔

○ وزیراعظم کی ہدایت پر تمام حکومتی عہدیداروں سے سرکاری خرچ پر موبائیل ٹیلی فون رکھنے کی سہولت واپس لے لی گئی ہے۔ تاہم صوبائی گورنر اور وزرائے اعلیٰ اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے۔

○ سندھ میں ملٹری آپریشن کے لئے مہران فورس حیدرآباد پہنچ گئی ہے جہاں وہ تعیناتی کی منتظر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپریشن کے لئے ۲۷، متاثرہ علاقے منتخب کر لئے گئے ہیں۔ جن میں سے کراچی کے ۱۱۔ حیدرآباد کے ۱۳، بدین کے ۲، نواب شاہ کے ۴، اور لاڑکانہ کے ۱۰، تھانے شامل ہیں۔

○ گذشتہ روز لاہور میں تاجروں نے سیلز ٹیکس کے نفاذ کے خلاف اسمبلی ہال کے سامنے بھوک ہڑتال کی جو صبح نو بجے سے رات نو بجے تک جاری رہی۔ پیپلز پارٹی۔ جماعت اسلامی اور مسلم لیگ فنکشنل کے متعدد رہنماؤں نے بھوک ہڑتال کیمپ میں جاکر تاجروں کے مطالبات کی حمایت کا اظہار کیا۔

بقیہ : ص۵ سے آگے

ہیں ایک وائرلیس سٹیشن نصب ہے جب تک یہ خوبی۔ خوبصورتی۔ امید۔ خوشی۔ ولولہ اور حوصلہ کے پیغامات وصول کرتا ہے یہی جوانی ہے۔ مگر جب ایریل گر جائیں تنہائی اور مایوسی کی برف کی سلیں روح پر جم جائیں تو خواہ کوئی ۲۰ سال کا ہی ہو وہ بوڑھا ہے مگر جب تک ایریل بلند ہیں جو امید کے پیغام وصول کرتے ہیں تو ۸۰، سالہ انسان بھی بوڑھا نہیں ہے۔

بقیہ : ص۶ سے آگے

لیکن اگر مجاہدین نے اپنے مناقشات ختم نہ کئے تو افغانیوں کے لئے یہ بات بڑی مشکل ہو جائے گی کہ وہ عالمی برادری کی طرف سے دی جانے والی امداد وصول کر سکیں۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے غیر ملکی زبانیں سکھانے کا اہتمام

"مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام ایک LANGUAGE کلاس جو کہ اپریل میں شروع ہونا تھی وہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دی گئی تھی۔ اب یہ کلاس ۲ جون ۱۹۹۲ء بروز منگل سے شروع ہو رہی ہے۔ جن خدام نے داخلہ فارم حاصل کر لئے ہیں۔ فوری طور پر مکمل کر کے دفتر مقامی میں پہنچا دیں۔ نئے فارم بھی دفتر مقامی سے روزانہ شام ½ ۷ تا ½ ۸ تک مل سکتے ہیں۔ کلاس میں درج ذیل زبانوں کی تدریس ہو گی۔

(i)۔ انگلش (ii)۔ عربی (iii)۔ رشین (iv)۔ سپینش"

(ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

مرض اٹھراء کی شکار ● نرینہ اولاد سے محروم ● دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان ● گول چوک اوکاڑہ

پردہ کلاتھ۔ صوفہ کلاتھ۔ بیڈ شیٹ کی نت نئی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
احمد کرٹن ہاؤس
139/B علی شاپنگ سنٹر
ڈی گراؤنڈ۔ فیصل آباد

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے

دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد

خاندانی معالج — امراض دندان

پرانے تجربہ کار

ربوہ والے

ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز

پرانا اڈہ لاریاں۔ نزد صدر چونگی چنیوٹ

فون کلینک: ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ: ۰۴۶۶

دانتوں کی مانند قدرتی

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت

دانت بغیر تار۔ بغیر تالو۔ فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ جس سے آپ تمام اشیاء باآسانی چبا سکتے ہیں۔

بچوں کیلئے خاص دوائیں

اکسیر نونہال (شربت) پیٹ کی صفائی۔ ازالہ قبض اور معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے بہت مفید ہے۔

جنم گھٹی:۔ نوزائیدہ بچوں کے پیٹ کی صفائی کے لئے۔

چونڈی:۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں اور موسم گرما میں استعمال کے لئے۔

حب مسان:۔ سوکھا پن۔ لاغری اور دستوں میں مفید ہے۔ دیگر بہت سی ادویات جو صرف طبیب کے مشورہ سے دی جاسکتی ہیں۔ ـــ تفصیلات کے لئے لٹریچر طلب کریں۔ ـــ اطباء اور سٹاکسٹ کیلئے معقول کمیشن پر مال دستیاب ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ

خورشید

رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ پاکستان

شازیہ گارمنٹس

امین پور بازار گول نزد کریم میڈیکل ہال فیصل آباد

پاکستانی و امپورٹڈ ورائٹی دستیاب ہے

فون ۶۱۲۹۵۳
پروپرائیٹر
شیخ بشیر احمد

کول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: ۴۸۸۸۴۴ — ۴۸۰۹۴۴

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس/۱۵۰ روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ — فون ۶۳۴

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ۔ لاہور یا اسلام آباد میں پلاٹ۔ مکان یا کوٹھی کی خرید و فروخت کے لئے رابطہ فرمادیں۔

FAROOQS

3-E, MAIN MARKET GULBERG-2 LAHORE

PHONE: 871317 —— 871327

الطاف فرنیشرز

شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

دانت مت نکلوایئے

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ ٭ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ — فون: ۵۴۳

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

فون: ۵۵۰/۶۴۳

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

حنیف ہومیو پیتھک کلینک

۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے۔

ہر روز صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک

صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا

خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، یا بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلو پیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۷۷۱، ۶۰۷، ۶۰۶

قدیمی ٭ اوّلین ٭ مشہور آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ — فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

٭ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
٭ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
٭ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
٭ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
٭ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
٭ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸